تزک بابری

از

(جناب محمد رحیم صاحب دہلوی)

(۵)

سنہ ۹۰۰ ہجری[1] کے حالات

چاندی سونے کے پستے بادام اس سال سلطان محمود مرزا کے پاس سے عبدالقدوس ایلچی آیا۔

سلطان محمود مرزا نے اپنے بڑے بیٹے سلطان مسعود مرزا کی شادی اپنے بڑے بھائی سلطان احمد مرزا کی دوسری بیٹی[2] سے کی۔ اس شادی کا حصہ لایا تھا۔ اس شادی میں سونے چاندی کے پستے بادام بانٹے گئے۔

ایلچی کی بے ایمانی ایلچی نے بظاہر اپنے آنے کی وجہ حسن یعقوب کی رشتہ داری بتائی۔ لیکن دراصل وہ دل فریب وعدوں سے حسن یعقوب کو ملانے آیا تھا۔ حسن نے بھی کچھ کچھ آمادگی ظاہر کی بلکہ ان ہی کی طرف ہوگیا۔

شادی کی مبارک باد وغیرہ کی رسمیں ادا کرنے کے بعد قاصد کو رخصت کیا گیا۔

حسن یعقوب کی غداری پانچ چھ مہینے بعد حسن یعقوب کا رنگ بدلنا شروع ہوا۔ میرے عزیز دل بند دوستوں سے بدسلوکی کرنے لگا۔ اور یہاں تک بندوبست ہوگیا کہ مجھے بے دخل کر کے جہانگیر مرزا کو بادشاہ بنادے۔

حسن یعقوب کا برتاو تمام امراء اور فوج کے ساتھ بھی اچھا نہ تھا۔ اب اس کے منصوبے سے جو سب واقف ہوئے تو خواجہ قاضی۔ قاسم قوچین، علی دوست طغائی، اوزون حسن

---

[1] مطابق ۱۴۹۴ء [2] مسٹر جان لیڈی نے اپنے ترجمے میں لکھا تھا۔ "دوسری بیٹی آق بیگم سے کی۔"

اور دیگر دولت خواہ میری نانی الیسن دولت بیگم کے پاس حاضر ہوتے۔

الیسن دولت بیگم کا تدبر | مشورے کے بعد یہ طے پایا کہ حسن یعقوب کو معزول کردینا چاہیئے۔ اس کی معزولی سے فتنہ و فساد کا خاتمہ ہو جائے گا۔

میری نانی الیسن دولت بیگم الیسی صائب الرائے اور مدبر تھیں کہ عورتوں میں کم ہوتی ہیں۔ وہ بڑی دور اندیش اور عقلمند تھیں۔ اکثر کام ان ہی کے مشورے سے طے ہوتے تھے۔

حسن یعقوب کا فرار | حسن یعقوب ارک میں تھا میری نانی صاحبہ قلعہ سنگین میں جا قار[1] میں تھیں۔ یہاں سے میں اسی لئے ارک چلا گیا۔ حسن یعقوب شکار کھیلنے گیا ہوا تھا۔ میری خبر پہنچی تو ادھر کا ادھر ہی سمرقند چلا گیا۔ جو سردار وغیرہ اس سے ملے ہوتے تھے وہ گرفتار کئے گئے۔ ان میں محمد باقر بیگ[2] اور سلطان محمود[3] دولدائی (سلطان محمد دولدائی کا باپ) وغیرہ تھے۔ ان میں سے بعض کو میں نے سمرقند بھیج دیا۔

قاسم قوچین کی وزارت | اب حکومت اندجان اور عہدۂ وزارت پر قاسم قوچین مقرر ہوا۔

حسن یعقوب سمرقند جانے کے ارادے سے کندبادام تک گیا تھا۔ چند روز بعد اخشی میں فتنہ و فساد برپا کرنے کے خیال سے وہ خوقان[4] اور اخشی کے قریب آگیا۔

یہ خبر سنتے ہی کچھ سرداروں کو فوج کے ساتھ ایکا ایکی حملہ کردینے کے لئے اس کی طرف بھیجا گیا۔

حسن یعقوب کی موت | ان سرداروں نے کچھ فوج دشمن کی خیر خبر حاصل کرنے کے لئے آگے بھیجی۔

حسن یعقوب نے یہ سنتے ہی راتوں رات اس اگلی فوج پر جو اصلی فوج سے الگ تھلگ تھی شب خون مارا۔ ان کے خیموں کو گھیر لیا اور تیر برسانے شروع کئے لیکن اندھیری رات میں خود اسی کے ایک سپاہی کا تیر اس کی پیٹھ میں لگا۔ اور بھاگنے سے پہلے اس نے اپنے کئے کی سزا پائی۔

اپنے بُرے کاموں کی آفتوں سے ڈر۔ کیوں کہ تجھے ان کی سزا بھگتنی پڑے گی۔

---

[1] قاچار [2] سلطان محمد [3] سلطان محمود [4] عربی جغرافیہ میں اس کو خوکند لکھا ہے۔ اور اب اس کو گوکان کہتے ہیں۔ یہ جگہ خجند اور اخشی کے راستے میں ہے۔

پرہیزگاری | اسی سال میں نے مشتبہ کھانے سے پرہیز شروع کیا۔ یہاں تک کہ چھری، پچھے اور دسترخوان کی بھی احتیاط ہونے لگی۔ تہجد کی نماز بھی بہت کم قضا ہوتی تھی۔

سلطان محمود مرزا کا انتقال | ربیع الثانی کے مہینے میں سلطان محمود مرزا سخت بیمار پڑا۔ اور چھ دن میں مرگیا۔[۱] اس کی عمر تینتالیس سال تھی۔ ۸۵۷ھ میں پیدا ہوا۔ ابوسعید مرزا کا تیسرا بیٹا تھا۔ وہ اور سلطان احمد مرزا ایک ماں کے بیٹے سے تھے۔

وضع قطع | مرزا کا حلیہ یہ تھا۔ ٹھگنا قد، چگی داڑھی، فربہ بدن۔

اخلاق و اطوار کا حال یہ تھا کہ نماز ترک نہ کرتا تھا۔ انتظام اور ہر بات کا قاعدہ بہت درستہ تھا۔ وہ حساب کتاب کا خوب ماہر تھا۔

نظم و ضبط | اس کی حکومت کا ایک پیسہ بھی اس کی اطلاع کے بغیر خرچ نہ ہوتا۔ اس کے نوکروں کی تنخواہ ایک دن نہ چڑھتی، اس کی بزم، انعامات، بخشش، دربار اور دعوتوں کے قاعدے قرینے نہایت عمدہ تھے۔ جو دستور ایک دفعہ مقرر کر دیا۔ کیا مجال ہے کہ کوئی شخص یا کوئی سپاہی اس کو توڑ دے۔

پُرتکلف لباس | اس کا لباس پُرتکلف اور اس زمانہ کے مطابق ہوتا تھا۔

شکار کا شوق | شروع میں باز سے بہت شکار کھیلتا تھا۔ پھر نیل گائے کے شکار کا شوق ہو گیا

فسق و فجور | آخر میں ظلم و ستم اور فسق و فجور بہت کرنے لگا تھا۔ رات دن شراب کا گلاس منہ سے لگا رہتا بیسیوں خوبصورت غلام پاس رکھا کرتا۔ اس کے ملک میں جہاں کوئی لڑکا خوبصورت نظر پڑتا۔ اس کو کسی نہ کسی طرح پکڑ کر لونڈوں میں داخل کر لیتا۔ نوبت یہاں تک پہنچی کہ اپنے امراء کے بچوں اور دودھ شریک بھائی بہنوں کے بچوں بلکہ دودھ شریک بھائیوں تک کو بھی ان میں داخل کر لیا کرتا۔

اس بیہودہ رسم نے اس کے زمانے میں اتنا رواج پایا کہ کوئی آدمی ایسا نہ تھا جس کے

---

[۱] شعبہ ۹۰۰ھ ۱۴۹۵ء

پاس لونڈا نہ ہو۔ بلکہ لونڈا نہ رکھنا عیب تھا۔ ان ہی بداعمالیوں کی شامت سے اس کے سارے کے سارے بچے جوان ہی مر گئے۔

شعر و ادب | وہ شعر بھی کہتا تھا۔ پورا دیوان مرتب کر لیا تھا۔ شعر تو بہت تھے مگر بدمزہ تھے۔ میرے خیال میں ایسے شعر کہنے سے نہ کہنا اچھا ہے۔

بیہودہ حرکتیں | بداعتقاد آدمی تھا۔ حضرت خواجہ عبید اللہ کو حقارت کی نظر سے دیکھتا تھا۔ دل کا اچھا نہ تھا۔ مزاج میں حیا بہت کم تھی۔ لُچے اور مسخرے اس کے ہم صحبت تھے۔ وہ بسر دربار اور علانیہ بیہودہ حرکتیں اور شرمناک باتیں کیا کرتے۔

بات اس بری طرح کرتا تھا کہ فوراً سمجھ میں نہ آتی تھی۔

سلطان محمود مرزا کے معرکے | وہ دو لڑائیاں سلطان حسین مرزا سے لڑا۔

ایک لڑائی استرآباد[1] میں، جہاں اُسے شکست ہوئی۔

دوسری لڑائی چکمن[2] کے مقام میں جو، اندخود[3] کے قریب ہے۔ اس لڑائی میں بھی اُسے ہار ہوئی۔

دو دفعہ بدخشاں[4] کے جنوب میں کافرستان پر جہاد بولا۔ اسی سبب سے اس کے فرمانوں میں سلطان محمود غازی لکھا جاتا تھا۔

مقبوضہ ملک | سلطان ابو سعید مرزا نے اپنے ملک میں سے استرآباد اس کو دیا تھا۔

عراق کے جھگڑے کے بعد وہ خراسان[5] گیا۔ اسی زمانہ میں حصار کا حاکم قنبر علی بیگ، سلطان ابو سعید مرزا کے حکم سے ہندی فوج لے کر مرزا کی مدد کے لئے عراق چلا اور خراسان پہنچ کر سلطان محمود مرزا سے جا ملا۔

---

[1] استرآباد خلیج کیسپین کے جنوب مشرق میں ہے [2] چکمن کو بعض جگہ چکمان سرائے بھی لکھا ہے۔
[3] اندخود بلخ کے مغرب میں ۸۰ میل دور پہاڑ کے نیچے واقع ہے۔ [4] بدخشاں میں لعل اور سونے کی کانیں ہیں۔ بدخش، بدخشاں کا مخفف ہے۔ [5] خراسان دریائے جیحون کے اتر کی جانب ہے۔

خراسان والوں نے سلطان حسین مرزا کی شہرت سنی تو ان سب نے بلوہ کر کے سلطان محمود مرزا کو خراسان سے نکال باہر کیا۔ اور وہ سلطان احمد مرزا کے پاس سمرقند چلا گیا۔

کئی مہینے کے بعد احمد مشتاق، سید بدر اور خسرو شاہ وغیرہ سلطان محمود مرزا کو لے کر قنبر علی بیگ کے پاس گئے۔ پھر تہلقہ اور کوہ کوتین[۱] کے جنوب کے ضلع ترمذ[۲]، چغانیاں، حصار، ختلان[۳]۔ قندز[۴] اور بدخشاں وغیرہ کوہ ہندوکش تک، تمام ملک سلطان محمود مرزا کے قبضے میں آ گیا۔

اس کے بڑے بھائی سلطان احمد مرزا کے مرنے کے بعد اس کا ملک بھی اسی کے تحت آ گیا۔

اولاد | اس کے پانچ بیٹے اور گیارہ بیٹیاں تھیں:۔

مسعود مرزا | سب سے بڑا مسعود مرزا تھا۔ اس کی ماں خان زادہ بیگم میر بزرگ ترمذی کی بیٹی تھی۔

بائسنغر مرزا | دوسرا بیٹا بائسنغر مرزا تھا۔ وہ پستہ بیگم کے بطن سے تھا۔

سلطان علی مرزا | تیسرا بیٹا سلطان علی مرزا تھا۔ اس کی ماں ازبکوں میں سے تھی۔ اس کا نام زہرہ بیگی آغا تھا اور وہ لونڈی تھی۔

سلطان حسین مرزا | چوتھا بیٹا سلطان حسین مرزا تھا۔ اس کی ماں میر بزرگ کی پوتی تھی۔ اس کا نام بھی خان زادہ بیگم تھا۔ یہ لڑکا تیرہ برس کی عمر میں مرزا کے سامنے ہی مر گیا۔

سلطان ویس مرزا | پانچواں بیٹا سلطان ویس مرزا تھا۔ اس کی والدہ یونس خاں کی بیٹی اور میری والدہ کی چھوٹی بہن سلطان نگار خانم تھیں۔

آئندہ برسوں کے واقعات میں ان لڑکوں کے حالات لکھے جائیں گے۔

بائسنغر کی سگی بہنیں | تین بیٹیاں بائسنغر مرزا کی سگی بہنیں تھیں۔

ان میں سے سب سے بڑی لڑکی کی شادی سلطان محمود مرزا نے اپنے چچا منوچہر مرزا کے بیٹے ملک محمد مرزا سے کی تھی۔

---

[۱] کوہ کوتین قرتگین کی سرحد پر پہاڑی ملک ہے۔ [۲] ترمذ، بلخ اور حصار کے بیچ میں دریائے آمو کے قریب واقع ہے۔ [۳] ختلان، بدخشاں میں ہے۔ وہاں کے گھوڑے بہت مشہور ہیں۔ اس کو بعض جگہ ختلان بھی لکھا گیا ہے۔ [۴] قندز، دریائے اکسیر کے اوپر کی طرف ہے۔

اہلیہ بابر کاشغری | پانچ بیٹیاں میر بزرگ کی پوتی خان زادہ بیگم کے پیٹ سے تھیں۔

ان میں سے سب سے بڑی کا بیاہ سلطان محمود مرزا کے بعد ابابکر کاشغری سے ہوا۔

بیگہ بیگم | ان ہی میں سے دوسری بیٹی بیگہ بیگم تھی۔

سلطان حسین مرزا نے جب حصار کا محاصرہ کیا تو اپنے بیٹے حیدر مرزا سے (جو سلطان ابو سعید مرزا کی بیٹی پاینده سلطان بیگم کے پیٹ سے تھا) اس کی شادی کر کے حصار کا محاصرہ اٹھا لیا۔

آق بیگم | تیسری بیٹی آق بیگم تھی۔

چوتھی بیٹی کی منگنی عمر شیخ مرزا کے بیٹے جہانگیر مرزا سے اس زمانے میں ہوئی۔ جب سلطان حسین مرزا نے قندز پر چڑھائی کی اور عمر شیخ مرزا نے فوجی کمک کے ساتھ جہانگیر مرزا کو بھیجا۔

۹۱۰ھ[۱] میں دریائے آمو[۲] کے کنارے پر باقی چغانیانی آکر مجھ سے ملا۔ تو یہ بیگمات جو اپنی والدہ کے ساتھ ترمذ میں تھیں باقی چغانیانی کی بیوی کے ہمراہ میرے پاس آگئیں اور جب ہم کھمرد پہنچے تو اس کی شادی جہانگیر مرزا سے ہو گئی۔ اس کے ہاں ایک لڑکی ہوئی۔ وہ آج کل اپنی نانی خان زادہ بیگم کے پاس بدخشاں میں ہے۔

زینت سلطان بیگم | پانچویں بیٹی زینت سلطان[۳] بیگم تھی۔ جب میں نے کابل لیا تو اپنی والدہ قتلق نگار خانم کے مشورے سے میں نے اس سے شادی کر لی۔ اس سے موافقت نہ ہوئی دو تین برس بعد چیچک میں اس کا انتقال ہوا۔

مخدومہ سلطان بیگم | ایک بیٹی کا نام مخدومہ سلطان بیگم ہے۔ وہ اور سلطان علی مرزا دونوں ایک ماں کے پیٹ سے ہیں۔ وہ مرزا سے بڑی ہے۔ اور اب بدخشاں میں ہے۔

رجب اور محب | دو اور لڑکیاں لونڈی کے پیٹ سے تھیں۔ ایک رجب سلطان اور دوسری محب سلطان۔

بیویاں اور لونڈیاں | سب سے بڑی بیوی خان زادہ بیگم تھی۔ وہ میر بزرگ کی بیٹی تھی۔ مرزا کو اس سے

---

[۱] ۱۵۰۴ء [۲] آموں اس دریا کا نام ہے جو ایران و توران کے بیچ میں ہے۔ [۳] زینب سلطان بیگم

بڑی محبت تھی۔ سلطان مسعود مرزا اسی کے پیٹ سے تھا۔ وہ جب مری تو مرزا نے بڑا ماتم کیا۔

خان زادہ بیگم | اس کے بعد میر بزرگ کی پوتی سے نکاح کرلیا۔ وہ مرنے والی کی بھتیجی تھی۔ اسے بھی خان زادہ بیگم ہی کہتے تھے۔ یہ بیوی پانچ بیٹیوں اور ایک بیٹی کی ماں تھی۔

پشہ بیگم | ایک بیوی پشہ بیگم تھی۔ وہ علی شیر بیگ بہارتو کی بیٹی تھی۔ علی شیر بیگ ترکمان[1] قراقویلوق[2] کے امرا میں سے تھا۔

پشہ بیگم کی پہلی شادی جہاں شاہ بارانی[3] قراقویلوق کے بیٹے محمدی مرزا سے ہوئی تھی۔

جس زمانے میں جہاں شاہ کی اولاد میں سے مرزا آق[4] قوب لوق کے بیٹے اوزون حسن نے عراق اور آذربائیجان[5] چھینا۔ تو علی شیر بیگ کی اولاد نے قراقوب لوق ترکمانوں کے پانچ چھ ہزار گھر[6] معیت سلطان ابوسعید مرزا کی ملازمت کرلی۔ اور ابوسعید مرزا کی شکست کے بعد اس ملک میں چلے آئے اور جب سلطان محمود مرزا سمرقند سے حصار میں آیا تو اس وقت ان لوگوں نے مرزا موصوف کی ملازمت کرلی۔ مرزا نے اسی زمانے میں پشہ بیگم سے نکاح کیا۔ اس بیگم سے ایک بیٹا اور تین بیٹیاں ہوئیں۔

سلطان نگار خانم | ایک بیوی سلطان نگار خانم تھی۔ اس کا حسب نسب اوپر لکھا جاچکا ہے۔

زہرہ بیگی آغا | اور لونڈیاں بہت سی تھیں۔ سب سے بڑھی چڑھی زہرہ بیگی آغا ازبک تھی۔ سلطان ابوسعید مرزا کی زندگی میں اس سے تعلق ہوا یہ ایک بیٹے اور ایک بیٹی کی ماں تھی۔

لونڈیاں | لونڈیاں بہت سی تھیں۔ ان میں سے دو کے ہاں دو بیٹیاں ہوئیں۔ ان کا ذکر اوپر ہوچکا ہے

خسرو شاہ | امراء میں سے اول ترکستان کی قوم قب چاق[7] میں سے خسرو شاہ تھا۔

لڑکپن میں اس نے ترخان امرا کی جوتیاں سیدھی کیں۔ پھر مزید بیگ ارغون کی نوکری

---

۱ ترکمان ترکوں کی ایک قوم کا نام ہے۔ انھیں ترکوں سے کمتر درجہ کا سمجھا جاتا ہے۔ اسی لئے یہ نام مشہور ہوا۔ ترکمان یعنی ترک کے مانند۔ ۲ کالی بھیڑوں والے یہ ان کے ہاں کا نشان ہے۔ ۳ بارانی، ترکوں کے ایک قبیلہ کا نام ہے۔ ۴ سفید بھیڑوں والے۔ ۵ آذربائیجان تبریز کا ایک صوبہ ہے۔ ۶ اس زمانے میں مردم شماری کی بجائے گنتی کا بھی طریقہ رائج تھا کہ گھروں کی گنتی کی جاتی تھی۔ ۷ قب چاق یوں تو نڈر اور بے باک کو کہتے ہیں لیکن توازن اور ترکستان کے بیچ میں ایک جنگل کا نام بھی قب چاق تھا۔ وہاں ڈاکو اور لٹیرے رہتے تھے۔ ان کی قوم کا نام بھی قب چاق مشہور ہے۔ (ق پر زبر ہے)

کرلی اُسی نے اس کو کسی قدر بڑھا چڑھا دیا۔

عراق کی تباہی و بربادی کے زمانے میں وہ سلطان محمود مرزا کے ساتھ ہو گیا۔ راستے میں اس نے مرزا کی خوب خدمت کی۔ اس لیے مرزا نے بھی اس کے ساتھ بڑی رعایتیں کیں۔ رفتہ رفتہ وہ بڑا آدمی بن گیا۔

سلطان محمود مرزا کے زمانے میں اس کے ملازمین کی تعداد پانچ چھ ہزار تک پہنچ گئی۔ دریائے آمو سے کوہ ہندوکش تک سوائے بدخشاں کے تمام ملک کا حاکم وہی تھا۔

وہاں کا تمام محصول وہی کھا اُڑا جاتا۔ وہ بہت مہمان نواز اور سخی آدمی تھا۔ اگرچہ ترک تھا لیکن مال گذاری وصول کرنے میں نہایت ہوشیار تھا۔ مگر جتنا پیدا کرتا سب کا سب اُڑا دیتا۔

سلطان محمود مرزا کے بیٹوں کے دور میں وہ بہت ہی بڑا آدمی ہو گیا۔ اس وقت اس کے ملازمین کی تعداد بیس ہزار تک پہنچ گئی۔ نماز کا پابند تھا اور کھانے پینے میں بھی احتیاط برتتا تھا۔ مگر سیاہ دل، فاسق، کودن، بے سمجھ، بے وفا اور نمک حرام آدمی تھا۔ اس نے چند روزہ دنیا کے لئے اپنے ایک آقازادے کو جسے اس نے خود پالا تھا اور اس کی خدمت کی تھی اندھا کر دیا اور دوسرے کو قتل کر ڈالا ان ناشائستہ حرکتوں کی وجہ سے وہ خدا کی درگاہ میں گنہگار ہوا۔ اور مخلوق کے نزدیک مردود ہو گیا[1] قیامت تک کے لئے نفرت و لعنت کے قابل ہو گیا۔

ناپائیدار دنیا کے لئے اس نے ایسے بُرے کام کئے۔ آخر میں اس قدر وسیع اور آباد ملک کے باوجود اور اتنے سامان جنگ اور نوکروں چاکروں کے ہوتے ہوئے ایک مرغی پر بھی اُس کا قابو نہ رہا۔ اس کے حالات اس کتاب میں آئندہ لکھے جائیں گے۔

پیر محمد ایلچی | امرا میں ایک شخص پیر محمد ایلچی توچین پہلوان تھا۔ بلخ کے دروازے پر جنگ ہزار اسپ میں سلطان ابوسعید مرزا کے سامنے دعویٰ کر کے خوب گھمسان لڑائی لڑا۔ وہ بہادر آدمی تھا۔ ہمیشہ مرزا کے پاس رہتا اور مرزا اس کے مشوروں پر عمل کرتا۔

---

[1] مسٹر جان لیڈی کے یہاں یہ فقرہ زیادہ ہے کہ "اور خود سر ہو گیا تھا"

تزکِ بابری

از

(جناب محمد رحیم صاحب دہلوی)

(۵)

سنہ ۹۰۰ ہجری کے حالات

چاندی سونے کے پستے بادام اس سال سلطان محمود مرزا کے پاس سے عبدالقدوس ایلچی آیا۔

سلطان محمود مرزا نے اپنے بڑے بیٹے سلطان مسعود مرزا کی شادی اپنے بڑے بھائی سلطان احمد مرزا کی دوسری بیٹی[۲] سے کی۔ اس شادی کا حصہ لایا تھا۔ اس شادی میں سونے چاندی کے پستے بادام بانٹے گئے۔

ایلچی کی بے ایمانی ایلچی نے بظاہر اپنے آنے کی وجہ حسن یعقوب کی رشتہ داری بتائی۔ لیکن دراصل وہ دل فریب وعدوں سے حسن یعقوب کو ملانے آیا تھا۔ حسن نے بھی کچھ کچھ آمادگی ظاہر کی بلکہ ان ہی کی طرف ہو گیا۔

شادی کی مبارکباد وغیرہ کی رسمیں ادا کرنے کے بعد قاصد کو رخصت کیا گیا۔

حسن یعقوب کی غداری پانچ چھ مہینے بعد حسن یعقوب کا رنگ بدلنا شروع ہوا۔ میرے عزیزوں اور دوستوں سے بدسلوکی کرنے لگا۔ اور یہاں تک بندوبست ہو گیا کہ مجھے بے وقوف بنا کر جہانگیر مرزا کو بادشاہ بنا دے۔

حسن یعقوب کا برتاؤ تمام امراء اور فوج کے ساتھ بھی اچھا نہ تھا۔ اب اس کے منصوبے سے جو سب واقف ہوئے تو خواجہ قاضی۔ قاسم قوچین، علی دوست طغائی، اوزون حسن

[۱] مطابق ۱۴۹۴ء [۲] مسٹر جان لیڈن نے اپنے ترجمے میں لکھا تھا۔ "دوسری بیٹی آق بیگم سے کی۔"

اور دیگر دولت خواہ میری نانی الیسن دولت بیگم کے پاس حاضر ہوتے۔

الیسن دولت بیگم کا تدبر | مشورے کے بعد یہ طے پایا کہ حسن یعقوب کو معزول کر دینا چاہیئے۔ اس کی معزولی سے فتنہ و فساد کا خاتمہ ہو جائے گا۔

میری نانی الیسن دولت بیگم ایسی صائب الرائے اور مدبر تھیں کہ عورتوں میں کم ہوتی ہیں۔ وہ بڑی دور اندیش اور عقلمند تھیں۔ اکثر کام ان ہی کے مشورے سے طے ہوتے تھے۔

حسن یعقوب کا فرار | حسن یعقوب ارک میں تھا میری نانی صاحبہ قلعہ سنگین میں جا قا؎۱ میں تھیں۔ یہاں سے میں اسی لیئے ارک چلا گیا۔ حسن یعقوب شکار کھیلنے گیا ہوا تھا۔ میری خبر پہنچی تو ادھر کا ادھر ہی سمرقند چلا گیا۔ جو سردار وغیرہ اس سے ملے ہوئے تھے وہ گرفتار کیئے گئے۔ ان میں محمد باقر بیگ اور سلطان محمود؎۲ دولدائی (سلطان محمد دولدائی کا باپ) وغیرہ تھے۔ ان میں سے بعض کو میں نے سمرقند بھیج دیا۔

قاسم توچین کی وزارت | اب حکومت اندجان اور عہدہ وزارت پر قاسم توچین مقرر ہوا۔

حسن یعقوب سمرقند جانے کے ارادے سے کند بادام تک گیا تھا۔ چند روز بعد آخشی میں فتنہ و فساد برپا کرنے کے خیال سے وہ خوقان؎۳ اور آخشی کے قریب آ گیا۔ یہ خبر سنتے ہی کچھ سرداروں کو فوج کے ساتھ ایکا ایکی حملہ کر دینے کے لئے اس کی طرف بھیجا گیا۔

حسن یعقوب کی موت | ان سرداروں نے کچھ فوج دشمن کی خبر خبر حاصل کرنے کے لئے آگے بھیجی۔ حسن یعقوب نے یہ سنتے ہی راتوں رات اس اگلی فوج پر جو اصل فوج سے الگ تھلگ تھی شب خون مارا۔ ان کے خیموں کو گھیر لیا اور تیر برسانے شروع کئے لیکن اندھیری رات میں خود اسی کے ایک سپاہی کا تیر اس کی پیٹھ میں لگا۔ اور بھاگنے سے پہلے اس نے اپنے کئے کی سزا پائی۔

اپنے بُرے کاموں کی آفتوں سے ڈر۔ کیوں کہ تجھے ان کی سزا بھگتنی پڑے گی۔

؎۱ قاجار ؎۲ سلطان محمد ؎۳ سلطان محمود ؎۴ عربی جغرافیہ میں اس کو خوکند لکھا ہے۔ اور اب اس کو کوکان کہتے ہیں۔ یہ جگہ خجند اور آخشی کے راستے میں ہے۔

پرہیزگاری | اسی سال میں نے مشتبہ کھانے سے پرہیز شروع کیا۔ یہاں تک کہ چھری، چمچے اور دسترخوان کی بھی احتیاط ہونے لگی۔ تہجد کی نماز بھی بہت کم قضا ہوتی تھی۔

سلطان محمود مرزا کا انتقال | ربیع الثانی کے مہینے میں سلطان محمود مرزا سخت بیمار پڑا۔ اور چھ دن میں مرگیا۔[۱] اس کی عمر تینتالیس سال تھی۔ ۸۵۷ھ میں پیدا ہوا۔ ابوسعید مرزا کا تیسرا بیٹا تھا۔ وہ اور سلطان احمد مرزا ایک ماں کے پیٹ سے تھے۔

وضع قطع | مرزا کا حلیہ یہ تھا۔ ٹھگنا قد، چگی داڑھی، فربہ بدن۔

اخلاق و اطوار کا حال یہ تھا کہ نماز ترک نہ کرتا تھا۔ انتظام اور ہر بات کا قاعدہ بہت درست تھا۔ وہ حساب کتاب کا خوب ماہر تھا۔

نظم وضبط | اس کی حکومت کا ایک پیسہ بھی اس کی اطلاع کے بغیر خرچ نہ ہوتا۔ اس کے نوکروں کی تنخواہ ایک دن نہ چڑھتی، اس کی بزم، انعامات، بخشش، دربار اور دعوتوں کے قاعدے قرینے نہایت عمدہ تھے۔ جو دستور ایک دفعہ مقرر کر دیا۔ کیا مجال ہے کہ کوئی شخص یا کوئی سپاہی اس کو توڑ دے۔

پُرتکلف لباس | اس کا لباس پُرتکلف اور اس زمانہ کے مطابق ہوتا تھا۔

شکار کا شوق | شروع میں باز سے بہت شکار کھیلتا تھا۔ پھر نیل گائے کے شکار کا شوق ہو گیا

فسق و فجور | آخر میں ظلم و ستم اور فسق و فجور بہت کرنے لگا تھا۔ رات دن شراب کا گلاس منہ سے لگا رہتا بیسیوں خوبصورت غلام پاس رکھا کرتا۔ اس کے ملک میں جہاں کوئی لڑکا خوبصورت نظر پڑتا۔ اس کو کسی نہ کسی طرح پکڑ کر لونڈوں میں داخل کر لیتا۔ نوبت یہاں تک پہنچی کہ اپنے امراء کے بچوں اور دودھ شریک بھائی بہنوں کے بچوں بلکہ دودھ شریک بھائیوں تک کو بھی ان میں داخل کر لیا کرتا۔

اس بیہودہ رسم نے اس کے زمانے میں اتنا رواج پایا کہ کوئی آدمی ایسا نہ تھا جس کے

---

[۱] ۸۹۵ھ ۱۴۹۳ء

پاس لونڈا نہ ہو۔ بلکہ لونڈا نہ رکھنا عیب تھا۔ ان ہی بداعمالیوں کی شامت سے اس کے سارے کے سارے بچے جوان ہی مرے۔

شعر و ادب | وہ شعر بھی کہتا تھا۔ پورا دیوان مرتب کر لیا تھا۔ شعر تو بہت تھے مگر بدمزہ تھے۔ میرے خیال میں ایسے شعر کہنے سے نہ کہنا اچھا ہے۔

بیہودہ حرکتیں | بداعتقاد آدمی تھا۔ حضرت خواجہ عبید اللہ کو حقارت کی نظر سے دیکھتا تھا۔ دل کا اچھا نہ تھا۔ مزاج میں حیا بہت کم تھی۔ لچے اور مسخرے اس کے ہم صحبت تھے۔ وہ بھرے دربار اور علانیہ بیہودہ حرکتیں اور شرمناک باتیں کیا کرتے۔

بات اس بری طرح کرتا تھا کہ فوراً سمجھ میں نہ آتی تھی۔

سلطان محمود مرزا کے معرکے | وہ دو لڑائیاں سلطان حسین مرزا سے لڑا۔

ایک لڑائی استرآباد[1] میں، جہاں اُسے شکست ہوئی۔

دوسری لڑائی چکمن[2] کے مقام میں جو، اندخود[3] کے قریب ہے۔ اس لڑائی میں بھی اُسے ہار ہوئی۔

دو دفعہ بدخشاں[4] کے جنوب میں کافرستان پر جہاد بولا۔ اسی سبب سے اس کے فرمانوں میں سلطان محمود غازی لکھا جاتا تھا۔

مقبوضہ ملک | سلطان ابوسعید مرزا نے اپنے ملک میں سے استرآباد اس کو دیا تھا۔

عراق کے جھگڑے کے بعد وہ خراسان[5] گیا۔ اسی زمانہ میں حصار کا حاکم قنبر علی بیگ، سلطان ابوسعید مرزا کے حکم سے ہندی فوج لے کر مرزا کی مدد کے لئے عراق چلا اور خراسان پہنچ کر سلطان محمود مرزا سے جا ملا۔

---

[1] استرآباد خلیج کیسپین کے جنوب و مشرق میں ہے [2] چکمن کو بعض جگہ چکمان سرائے بھی لکھا ہے۔
[3] اندخود بلخ کے مغرب میں ۸۰ میل دور پہاڑ کے نیچے واقع ہے۔ [4] بدخشاں میں لعل اور سونے کی کانیں ہیں۔ بدخش، بدخشاں کا مخفف ہے۔ [5] خراسان دریائے جیحون کے اتر کی جانب ہے۔